

نفسِ خاتم

عقیدہٴ خاتمِ نبوت
عقلی، تاریخی اور مذہبی
دلائل کی روشنی میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَجَزِیۃً اَجْمَعِیْنَ ؕ

اپنے گرد و پیش پر اگر آپ گہری نظر ڈالیں تو ہر پیکرِ وجود کی تین حالتیں
آپ کو ملیں گی۔ ابتدا، ارتقاء اور اختتام۔ کیا انسان، کیا حیوان، کیا نباتات،
کیا جمادات۔ ہر شے ان ہی تین حالتوں میں محصور نظر آئے گی۔
انسان پیدا ہوتا ہے۔ جوان ہوتا ہے۔ مرجاتا ہے۔ کلی مسکراتی ہے بھول
بنتی ہے مڑھتا جاتی ہے۔ چاند پہلے دن ہلال کی شکل میں طلوع ہوتا ہے۔ پھر
بڑھتے بڑھتے مہر کامل بنتا ہے اس کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔ غرض کائنات
کی جس شے کو دیکھیے ابتدا، ارتقاء اور اختتام کے مرحلوں سے گزرتی ہوئی نظر
آئے گی۔ یہاں تک کہ ایک دن یہ دنیا ہی اپنی بے شمار نیرنگیوں کے ساتھ
اختتام کو پہنچ جائے گی۔ پھر جب صورتِ حال یہ ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ
نبوت جو ایک بار آگئی اب اس کا سلسلہ کسی ذات پر ختم نہیں ہوگا؟

پھر آخر اتنا تو بھی مانتے ہیں کہ ابتداء اس کرۂ ارض پر کچھ نہ تھا۔ خواہ نہ
ہونے کے اسباب کچھ بھی ہوں، تو جب ابتداء ایک چیز کسی وجہ سے نہیں تھی

تو اب اس وجہ کے دوبارہ پیدا ہونے اور آبادی کے معدوم ہو جانے کے خلاف کون سی دلیل قائم کی جاسکتی ہے۔ لہذا یہ تسلیم کرتے ہیں اب کوئی امر مانع نہیں ہے کہ جس طرح اول آبادی نہیں تھی، آخر میں بھی نہ ہو اور ایسا ہونے سے قبل جو نبوت ہوگی وہ یقیناً آخری نبوت ہوگی۔

اسی مفہوم کو سرکارِ ارض و سما صاحبِ لولاک لما صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ظاہر فرمایا ہے کہ اَنَا وَالشَّاعَرَةُ كَهَاتَيْنِ میری ان دو انگلیوں کے درمیان جس طرح کوئی فصل نہیں ہے اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ میری نبوت بالکل آخری نبوت ہے۔

میں کوئی نیابتی کیوں نہیں آیا؟ کیا اس کا کھلا ہوا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ والے ہی نے دروازہ بند کر دیا۔

متفقہ نبوت سے میری مراد ایسا بتی ہے جو اپنے ملک و قوم کے علاوہ کسی غیرانہ عظمت کی تصدیق دیگر اہل مذاہب کے افراد سے بھی کراچکا ہو۔ ہمارے آثارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہاں مسلمانوں کے سمجھنے فرقے آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں، وہاں دوسری اقوام کے لوگ بھی آپ کی غیرانہ زندگی کی عظمت و اعجاز کے قائل ہیں۔ جیسا کہ اقوام و ملل کی تاریخ جانتے والوں سے یہ بات مخفی نہیں ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور سوال قابلِ غور ہے کہ نبوت کس پر ختم ہوئی یا ہوگی؟ اس کے جاننے کا ذریعہ ہمارے پاس کیا ہے؟ تو اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ جو نبوت کا مدعی ہے وہی بتائے گا کہ وہ آخری نبی ہے یا اور کوئی نبی اس کے بعد آ رہا ہے۔ جیسا کہ انبیائے ماضی کی تاریخ میں ہمیں ملتا ہے کہ ہر نبی کے دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس امر کی نشان دہی فرمائی کہ ایک نبی ہمارے بعد آ رہا ہے۔ چونکہ نبوت کا تعلق ایمانیات سے ہے اس لیے اس اہم اور بنیادی سوال کو تشنہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

پس صفتِ انبیاء میں اگر کوئی نبی یہ کہتا ہوا مل جائے کہ وہ آخری نبی ہے تو سمجھ لیجئے کہ نبوت کا سلسلہ اس پر تمام ہو گیا اس کے اس اعلان میں اب کسی کی تاویل یا حجت کی گنجائش نہیں ہے کیوں کہ کسی کے قول میں تاویل کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب وہ اصولِ فطرت اور مسلماتِ عقل کے خلاف ہو۔ لیکن اگر وہ بات خود تقاضائے قانونِ قدرت کے مطابق ہے

یہ بات جملہ مترفعہ کے طور پر بحث کے درمیان نکل آئی ورنہ سلسلہ کلام یہ چل رہا تھا کہ جس طرح ہر چیز اپنے نقطہ ارتقاء پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے اسی طرح سلسلہ نبوت بھی اگر اپنے نقطہ ارتقاء پر پہنچ کر ختم ہو جائے تو کون سی چیز مانع ہے؟ اب رہا سوال اس کے نقطہ ارتقاء پر پہنچنے کا! تو اس باب میں دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا یہ کہ نبوت نقطہ ارتقاء پر پہنچ گئی یا نہیں پہنچی۔ اگر پہنچ گئی تو سمجھ لیجئے کہ اختتام واقع ہو گیا۔ کیونکہ قانونِ فطرت کے مطابق ارتقاء کی آخری منزل اختتام ہی ہے۔

اور اگر نہیں پہنچی تو نئی نبوت کا انتظار کرنے والے انتظار کریں لیکن پہلے اتنا بتا دیں کہ کسی بھی متفقہ نبوت سے لے کر آج تک جس پر مسلم عقیدے کے مطابق چودہ سو سال عیسائی عقیدے کے مطابق دو ہزار برس اور یہودی عقیدے کے مطابق اسی کے قریب یا اس سے زیادہ کی جو مدت گزر چکی ہے تو اس

تو اس میں زحمت تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے اس لیے وہ بات ٹھیک اس
طور پر سمجھی جائے گی جس پر وہ اپنے الفاظ و عبارت سے ظاہر ہے۔

لی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

دوسری حدیث

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمَقْفِيُّ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ
وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

(مسلم شریف جلد دوم کتاب الفضائل ص ۲۶)

میں محمد ہوں اور احمد ہوں، آخری نبی ہوں، میں حاشر ہوں۔ میں توبی
توبہ اور تبتی رحمت ہوں۔

اس حدیث میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک نام المقفی
فائدہ بھی بتایا ہے۔ جس کے معنی ہیں آخر میں آنے والا جب کہ امام نووی
نے شرح مسلم شریف میں علامہ منادی نے شرح کبیر میں، ملا علی قاری نے مرقاة
شرح مشکوٰۃ میں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعوت اللغات میں
"مقفی" کے معنی آخر ابتیار لکھا ہے۔

تیسری حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور شافع یوم النور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاجِلْتُ لِي الْعَنَائَةُ وَجُعِلَتْ

اب آئیے ان احادیث کی ہم آپ کو سیر کرائیں جن میں نہایت
کے ساتھ سرور کونین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا اعلان فرمایا ہے
وہ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

پہلی حدیث

حضرت جبرائیل معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید العالمین
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

إِنِّي أَنَا مُحَمَّدٌ أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو
أَنَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِي
وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

(مسلم شریف جلد ۲ کتاب الفضائل ص ۲۶)

میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں
جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں کہ قیامت کے
دن لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ میں عاقب ہوں اور عاقب
وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک نام عاقب
فائدہ بھی بتایا اور عاقب کی خود تفسیر فرمائی کہ عاقب اسے کہتے ہیں جس
کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اب یہ حدیث اس مفہوم میں صریح ہو گئی کہ حضور آخری

لِىَ الْاَرْضِ سَيِّدًا وَطَهُرْتُمْ اَدَا مَّيْسَلْتُ اِلَى الْخَلْقِ
كَأَحْتَنَّا وَخَيْتُمْ بِي النَّبِيِّتُونَ ۝

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن ص ۱۱۲)

مجھے دیگر انبیاء و رسل پر چھ چیزوں کے ذریعہ فیصلت و برتری دی گئی
پہلی چیز تزییر کہ مجھے کلمات جامعہ کی صفت عطا ہوئی، دوسری چیز یہ کہ
رعب و دبدبہ کے ذریعہ میری نصرت کی گئی تیسری چیز یہ کہ اموال و
قیمت میرے لیے حلال کیے گئے۔ چوتھی چیز یہ کہ تمام روئے زمین
میرے لیے مسجد اور طہار و مطہر بنائی گئی۔ پانچویں چیز یہ کہ مجھے تمام جہاں
کے لیے رسول بنایا گیا اور چھٹی چیز یہ کہ میری ذات پر نبیوں کی آمد کا سلسلہ
ختم کیا گیا۔

چوتھی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ اُحْسِنَتْ بَنِيَانُهُ وَتَبَلَّغَتْ
مِنْهُ مَوْضِعُهُ كَبْنَةِ خَطَافٍ يَبِي النَّظَّارِ يَتَعَبَّجُونَ مِنْ حُلِيِّ
بَنِيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعُ تِلْكَ الْبَنَةِ فَكُنْتُ اَنَاسِدَ ذَاتِ مَوْضِعِهِ
الْبَنَةِ خَيْتُمْ بِي الْبَنِيَانُ وَخَيْتُمْ بِي الرَّسُلُ ۝

وَفِي دَوَائِي قَانَا تِلْكَ الْبَنَةِ وَآنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۝

(مسلم شریف ج ۱ ص ۱۲۸)

میری مثال اور دیگر انبیاء کی مثال اس ایوان کی طرح ہے جس کی تعمیر
بہت اچھی کی گئی لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی لوگ اس
عمارت کی خوبی دیکھ کر تعجب کرتے ہیں سوا اس عیب کے کہ عمارت میں
ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے تو میں نے اگر اس ایک اینٹ کی خالی
جگہ کو پُر کر دیا۔ وہ ایوان بھی میرے ذریعہ اتمام کو پہنچا اور رسولوں کی آمد
کا سلسلہ بھی میرے اوپر اتمام کیا گیا۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں
نبیوں کا خاتم ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۲ باب فضائل سید المرسلین)

پانچویں حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم نے شفاعت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قیامت
کے دن لوگ شفاعت کا سوال لے کر سارے انبیاء کے پاس جائیں گے
جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ ارشاد فرمائیں گے
کہ آج شفاعت کا تاج محبوب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق انور
پر ٹپک رہا ہے تم لوگ ان ہی کے پاس جاؤ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے ہیں کہ بھیر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے۔

يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ۝

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول اور نبیوں کے
خاتم ہیں۔

چھٹی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تُسَوِّسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(مسلم شریف کتاب الامارۃ ص ۱۲۳)

بنی اسرائیل کے انبیاء سیاست مڈن کے بھی فرائض انجام دیتے تھے جب ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تو دوسرے نبی ان کے بعد آ جاتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ساتویں حدیث

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْذَلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ

(مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۱۵۱)

میں پیشوا ہوں رسولوں کا اور یہ بات ازراہ فخر نہیں ہے اور میں انبیاء کا خاتم ہوں اور یہ بات ازراہ فخر نہیں ہے اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات ازراہ فخر نہیں ہے۔

آٹھویں حدیث

حضرت عرابض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ أَدَمَ كُنْتَبِيلٌ فِي طِينَتِهِ

اسی وقت سے میرا نام خاتم الانبیاء کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے یہاں مرقوم ہے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام آب و گل کی منزل میں تھے۔

نویں حدیث

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور جان نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

(سنن ابن ماجہ تہذیب الدجال ص ۱۲)

میں جملہ صفت انبیاء میں آخری نبی ہوں اور تم جملہ امتوں میں آخری امت ہو۔

دسویں حدیث

حضرت سعد ابن ابی وقاص نے بیان کیا کہ حضور جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہوئے ارشاد فرمایا۔

أَنْتَ مَيِّتٌ يَحْنُزِلُكَ هَارُونَ مِنْ مَوْصِيٍّ إِلَّا أَنْكَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۱۲۵)

تم میرے لیے اسی درجہ میں ہو جس درجہ میں حضرت موسیٰ کے لیے
حضرت ہارون تھے، لیکن یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

گیارہویں حدیث

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سید العالمین حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنْتَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَا ابْنُ تَلْحُوتَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ
أَنْهُ نَبِيٌّ اللَّهُ دَاكَاخَاتُهَا النَّبِيُّ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔
(مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۱۵)

میری امت میں تیس چھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے۔ ان میں
سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ میں
آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

یہ حدیث چند اہم ترین نکتوں پر روشنی ڈالتی ہے۔

پہلا نکتہ یہ ہے کہ غیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کے مطابق امت میں ایسے افراد ضرور پیدا
ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے بلکہ یہ اگر کہا جائے گا تو غلط نہ ہوگا کہ جھوٹے مدعیان نبوت
کو دیکھ کر میں اپنے نبی صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچائی کا یقین تازہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یہ سارے مدعیان نبوت جھوٹے اور کذاب ہوں
گے۔ ان کا دعویٰ صداقت پر نہیں بلکہ دجل اور فریب پر مبنی ہوگا۔ اسی خبر کے

بعد اب کسی مدعی نبوت کے بارے میں اس کے دعوے کی سچائی کو پرکھنے کی
ضرورت ہی نہیں رہ جاتی کیونکہ امت کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ وہ جھوٹا
اور کذاب ہے۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ کسی نئے مدعی نبوت کا جھوٹ فاش کرنے کے لیے
یہ دلیل بہت کافی ہے کہ حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں خاتم الانبیاء
ہیں، ان کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ اب اس دلیل کے بعد نہ کسی بحث و حجت
کی گنجائش ہے اور نہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ نئے مدعی نبوت کے پاس
اپنے دعوے کے ثبوت میں کیا دلائل ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ سارے
انبیاء و مرسلین میں سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تنہا ذات
ہے جس نے بانگ دہل یہ اعلان کیا ہے کہ میں سارے انبیاء کا خاتم ہوں۔
میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس اعلان کے بعد اب نہ
کسی نئے نبی کا ہمیں انتظار ہے اور نہ کسی مدعی نبوت کی آواز پر ہمیں کان دھرنے
کی ضرورت ہے۔

اب اس بحث کا ایک آخری گوشہ اور باقی رہ گیا ہے۔ وہ بھی طے ہو جائے
تو یہ بحث اپنی جملہ تفصیلات کے ساتھ مکمل ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ آنے
والے کا اعلان تو ہم نے سن لیا کہ وہ آخری نبی ہے۔ وہ انبیاء کا خاتم ہو کر آیا
ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس طرح کا کوئی اعلان بھیجنے والے کی طرف سے
بھی ہے یا نہیں؟ بھیجنے والے کی طرف سے بھی اس طرح کا کوئی اعلان نہیں مل جاتا ہے تو اب ختم
نبوت کے عقیدے پر دونوں طرف سے مہر لگ جاتی ہے۔ اب اپنے قلوب کا دروازہ کھول
کر بھیجنے والے کا اعلان کیجئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ
اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۖ

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور
نبیوں کے خاتم ہیں۔

احادیث میں لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر خود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
سے یا اس الفاظ منقول ہے اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا كَيْفَ بَعْدِي میں انبیاء
کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے "اس کے علاوہ دیگر احادیث میں
آخر الانبیاء کے لفظ سے بھی خاتم النبیین کی تفسیر کی گئی ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام
سے لے کر سارے اکابرین اُمت اور سلف صالحین تک سب نے اس بات پر
اجماع کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء ہے۔

ان ہی نصوص اور اجماع اُمت کی بنیاد پر ختم نبوت کا یہ عقیدہ ایک ہزار
۴ سو برس سے کروڑوں، اربوں انسانوں کے دلوں پر چھایا ہوا ہے۔

مزید براں اس عقیدے کا ایک حیرت انگیز کوشمہ یہ بھی ہے کہ مذہب
کی بے شمار شاخوں میں طرح طرح کے اختلافات کے باوجود اس عقیدے پر سب
متفق ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں
ہے۔ پھر چودہ سو برس سے اربا ارب انسانوں کے سوچنے کا ایک ہی انداز
حسن اتفاق کا نتیجہ ہرگز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ خاص کر ایسی حالت میں جب کہ حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رکھا جائے کہ میری اُمت گمراہی
پر کبھی مجتمع نہ ہوگی۔

بات اپنے سارے گوشوں کے ساتھ اگرچہ تمام ہوگئی مگر طمانیت قلب

کے لیے ذرا اس پر بھی غور کرتے چلئے کہ آیا نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ
نبوت جاری رہنے کا کوئی قرینہ و امکان بھی ہے یا نہیں؟ تو اس کے متعلق ہم علم و
یقین کی آخری چوٹی پر کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہیں کہ مدت ہوئی امکان کا دروازہ
مغفل ہو چکا ہے اور قرینے کا فقدان تو ایسا ہے کہ دونوں جہاں میں چراغ لے کر
دھونڈیے تو کہیں نہیں ملے گا۔

پھر امکان ہوتا تو وہ صادق و امین پیغمبر جس نے نزولِ مسیح کی خبر دی ہے
وہ ہرگز یہ نہیں کہتا کہ مجھ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ یہ آخری نبی ہوں میرے بعد
کوئی نبی نہیں ہے۔ اور میری جرأتِ زندانہ معاف کیجیے تو وہ قدم آگے بڑھ کر
کہتا ہوں کہ یہ ارشادات اس نبی کے ہیں جس کی زبان پر تقدیر کے نوشتے دھتے
ہیں، اس لیے بالفرض اس سے پہلے امکان تھا بھی تو اب نہیں ہے کیونکہ دنیا
میں ہر چیز ممکن ہو سکتی ہے پر رسول کا کذب ممکن نہیں ہے اور قرینے کے متعلق
صرف اتنا کہنا ہے کہ اگر وہ ہوتا تو اس کے ملنے کی بہترین جگہ کتاب الہی تھی جب
کہ تیس پائے کی ضخیم کتاب میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جہاں یہ قرینہ موجود ہو کہ
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی اور نبی آئے والا ہے بلکہ اس کے برعکس
قرینہ نہیں مراحت موجود ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خاتمِ پیغمبراں ہیں وَلَٰكِن رَّسُولَ
اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۖ

مرزا غلام احمد قادیانی کا محابہ

یہاں تک تو عقیدہ ختم نبوت کے مختلف گوشوں پر بحث تھی جو عقل و نقل
اور تاریخ کی روشنی میں مکمل ہو گئی۔ اب ہم ذیل میں منکرین ختم نبوت کے سربراہ
مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کا بھی ایک تنقیدی جائزہ لیتا چاہتے ہیں تاکہ

جو لوگ جہل و کفر کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں وہ ہدایت و ایمان کے اُجالے میں آجائیں۔ مرزا جی کی تکذیب کے لیے جہاں قرآن و حدیث اور اجماع اُمت کی بوجھل شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے کچھ نمونے کچھ صفحہ ۱۱۱ میں آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں وہاں مرزا جی کے دعووں کی تفصیل ہی انہیں جھوٹا ثابت کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔ الگ سے ان کی دروغ بیانی کا ثبوت فراہم کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اپنے بارے میں انہوں نے جو عجیب و غریب دعوے کیے ہیں اب ان کی مضحکہ خیز تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔ (۱) میں نبی ہوں۔ (۲) اللہ ہی نے میرا نام نبی و رسول رکھا ہے (۳) میں ظلی نبی ہوں (۴) میں بروز نبی ہوں (۵) میں مسیح موعود ہوں (۶) میں مہدی ہوں (۷) میں مجدد ہوں (۸) میں محمد کی بعثت ثانیہ ہوں یعنی میرے پیکر میں خود محمد نے ظہور کیا ہے (۹) میں مسیح کی بشارت اور اسمہ احمد کا مصداق ہوں۔ تعویذ اللہ من ذلک (قادیانی رسائل و کتب سے ماخوذ) یہ ہیں وہ کل دعوے جو مرزا جی نے اپنے متعلق کیے ہیں۔ یہ تمام دعوے آپس میں اس طرح متضاد ہیں کہ انہیں ایک عمل میں جمع کرنا ممکن نہیں ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک ہی منہ سے نکلے ہوئے یہ دعوے ہیں اس لیے ان کے درمیان کوئی تفریق بھی نہیں کی جاسکتی۔

مرزا جی کے دعووں کا تنقیدی جائزہ

کسی بھی اجنبی آدمی کو مرزا جی کے ان دعوؤں پر نظر ڈالنے کے بعد جس حیرانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے۔

(۱) بغرض محال اگر وہ خدا کی طرف سے ان ہی معنوں میں نبی اور رسول ہیں جن معنوں میں کچھ تمام انبیاء و مرسلین تھے تو پھر یہ ظلی اور بروز نبی کا بیوند

کیا ہے؟ جب کہ انبیائے مابقی میں سے ہر نبی حقیقی اور اصلی نبی تھا۔ کسی نے بھی اپنے آپ کو ظلی یا بروز نبی کی حیثیت سے نہیں پیش کیا۔

(۲) اور اگر ظلی و بروز نبی ان معنوں میں نبی نہیں ہے جن معنوں میں قرآن نبی کا لفظ استعمال کرتا ہے تو پھر قرآنی نبی کی طرح اپنے اوپر ایمان لانے کا مطالبہ کیوں ہے؟ اور پھر ایک ایسی اصطلاح جو تاریخ انبیاء میں نہیں ملتی کس مصلحت سے تراشی گئی ہے۔

(۳) پھر اپنے دعوے کے مطابق مرزا جی اگر مسیح موعود ہیں تو ظلی و بروز نبی ہونے کا دعویٰ غلط ہے کیونکہ مسیح موعود مستقل نبی ہیں ظلی و بروز نبی نہیں ہیں۔ نیز مسیح موعود صرف مسیح ہی نہیں ہیں بلکہ مسیح ابن مریم ہیں۔ لہذا یہ سوال مزید برآں ہے کہ غلام احمد بن چاند بی بی مسیح ابن مریم کیوں کر ہو گئے۔

(۴) اور اگر وہ مہدی ہیں تو مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیوں کہ ان دونوں اسموں کا معنی ایک نہیں ہے الگ الگ ہے۔ یعنی مہدی اور مسیح موعود دو الگ الگ شخصیتیں ہیں اور احادیث کی روایات کے مطابق دونوں کا ظہور بھی الگ الگ ہوگا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیغمبر ہیں جب کہ امام مہدی پیغمبر نہیں ہیں بلکہ وہ امت محمدیہ کے ایک فرد ہیں۔ اس لیے دو الگ الگ شخصیتوں کا مصداق شخص واحد کو قرار دینا کھلا ہوا دجل اور سفید جھوٹ ہے۔

(۵) اور اگر مرزا جی مجدد ہیں تو نبی ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ کیونکہ حدیث کی صراحت کے مطابق مجدد نبی نہیں ہوتا بلکہ افراد اُمت میں سے اس کی حیثیت صرف ایک دینی مصلح کی ہوتی ہے۔ لہذا مجدد ہونے کا دعویٰ اگر صحیح تسلیم کیا جائے تو لازماً نبی و رسول ہونے کے دعوے کی تکذیب کرنی ہوگی اور بغرض محال اگر نبی و رسول ہونے کا دعویٰ صحیح قرار دیا جائے تو مجدد ہونے کے دعوے کو جھوٹا بنا ہوگا۔ کیونکہ دونوں

دعوے ایک ساتھ ہرگز جمع نہیں ہو سکتے۔

④ اور اپنے دعوے کے مطابق مرزا جی محمد کی بعثت ثانیہ ہی تو پھر معاذ اللہ وہ محمد ہی ہیں کیونکہ قیامت کے دن اولاد آدم کی جو بعثت ثانیہ ہوگی تو وہاں موجود ہر شخص اپنے اصل وجود کے ساتھ آئے گا ظن کے ساتھ نہیں لہذا ایسی صورت میں یا تو ظن اور بروزی ہونے کا دعویٰ غلط ہے یا پھر محمد کی بعثت ثانیہ ہونے کی بات جھوٹی ہے۔

⑤ اب رہ گیا یہ دعویٰ کہ وہ مسیح کی بشارت اور اسمہ احمد کے مصداق بھی ہیں تو اس دعوے کا تضاد بھی کسی تبصرے کا محتاج نہیں ہے کیونکہ اگر وہی حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت اور اسمہ احمد کے مصداق ہیں تو پھر اپنے آپ کو "غلام احمد" قرار دینا غلط ہے کیونکہ یہ دعویٰ کر کے تو معاذ اللہ وہ خود احمد و محمد ہونے کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ "غلام احمد" کو صحیح مانا جائے تو اسمہ احمد کے مصداق ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا جی کے ان دعوؤں کو اگر عقل و مذہب کی ترازو میں تول جائے تو ہر دعویٰ دوسرے دعوے کی تکذیب کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان کا کوئی دعویٰ بھی ایسا نہیں ہے جسے صحیح تسلیم کر لینے کے بعد دوسرا دعویٰ دامن نہ تھا مگر میرا انکار کرو۔

ان حالات میں یہ فیصلہ کرنا قارئین کرام ہی کا کام ہے کہ مرزا جی حقیقت میں کیا ہیں۔ نبی ہونے کی بات تو ایک خواب پریشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابھی تو یہی سوال زیر بحث ہے کہ وہ صحیح الدماغ آدمی بھی تھے یا نہیں؟ کیونکہ عقل و دانش کی سلامتی کے ساتھ کوئی شخص بھی اس طرح کے متضاد دعوے ہرگز نہیں کر سکتا۔ گفتگو کا یہ انداز یا تو "چٹیا بیگم" سے جی بھلاتے والوں کا ہے

یا پاگل خانے کے دیوانوں کا۔ یا پھر کسی ایسے سنسنی خیز شاعر کا جس کی آنکھ سے شرم و حیا کا پانی اتر گیا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا جی کے ان دعوؤں پر خود ان کے ماننے والے بھی آپس میں دست و گریباں ہیں۔ ایک طبقہ ان کے دعوئے نبوت کو تسلیم کرتا ہے جب کہ دوسرا گروہ انہیں صرف مجدد و مانتا ہے کھلی ہوئی بات ہے کہ جب ماننے والے ہی دعوے پر متفق نہیں ہیں تو دوسروں کے ماننے نہ ماننے کا سوال کہاں باقی رہتا ہے۔

انہیں میں ان لوگوں سے جو مرزا جی کو "امتی نبی" مانتے ہیں چند سوال کر کے یہ بحث ختم کرتا ہوں کہ ڈیڑھ ہزار برس کی لمبی مدت میں خاتم پیغمبریں سرور کون و مکان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت کے فیضان سے امت محمدیہ میں کوئی نبی پیدا ہوا ہو تو اس کا نام اور پتہ بتائیے؟ اسی کے ساتھ اس سوال کا بھی جواب دیجئے کہ صحیح حدیثوں میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے تیس دجالین و کذابین کی جو خبر دی گئی ہے تو اس کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کیوں نہیں ہے۔ نیز یہ سوال بھی جواب طلب ہے کہ احادیث کی روشنی میں مسیح موعود بطن مادر سے پیدا ہوں گے یا آسمان سے ان کا نزول ہوگا۔ اور نزول بھی ہوگا تو قادیان میں یا جامع دمشق کے مینار سے پر۔

واضح رہے کہ ان سوالات سے میرا مدعا کسی بحث و مناظرہ کا دروازہ کھولنا نہیں ہے کیونکہ بحث کا سوال تو وہاں اٹھتا ہے جہاں درمیان میں عقل و استدلال کا ماتھ ہو، ہوا پر پل باندھنے والوں سے کون دیوانہ ہے جو بحث کرے گا بلکہ مقصد صرف اتنا ہے کہ جو لوگ غلط فہمی کی راہ سے یا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید میں ایک فرضی افسانے یا ایک دیوانے کی بڑ پرندہ بپ کی طرح یقین کیے

بیٹھے ہیں، انہیں حقیقت کے عرفات کی طرف بلایا جائے اور وہ ان سوالات کی روشنی میں سچائی کی تلاش کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

قادیانی مذہب اور حکومت برطانیہ

تاریخی اعتبار سے یہ حقیقت اتنی واضح ہو چکی ہے کہ اب اس میں درائے کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیانی مذہب کی ولادت حکومت برطانیہ کی گود میں ہوئی اور اسی کی سرپرستی میں وہ پروان چڑھا۔ انگریزوں نے اپنے قابو کا بنی مقصد کے لیے مبعوث کیا تھا۔

پہلا مقصد تو یہ تھا کہ ختم نبوت کا جو عقیدہ قرآن سے ثابت ہے اسے ایک نیا نبی بھیج کر چھٹلا دیا جائے اور ساری دنیا میں اس بات کی تشہیر کی جائے کہ قرآن کی کہی ہوئی بات غلط ہو گئی اس لیے وہ خدا کی کتاب نہیں ہے کیونکہ خدا کی بات غلط نہیں ہو سکتی اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ نبی کی زبان و قلم سے جو بات نکلتی ہے، دنیا اسے وحی الہی سمجھ کر بے چوں و چرا قبول کر لیتی ہے۔ اس لیے ایک ایسا نبی مبعوث کیا جائے جو حکومت برطانیہ کا قصیدہ پڑھے مسلمانوں کو ذہنی طور پر حکومت برطانیہ کا غلام بنا کر رکھے اور مسلمانوں کے اندر سے جہاد کی اسپرٹ ختم کر دے تاکہ انگریزی حکومت کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے جہاد اور بغاوت کا اندیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ ان ساری باتوں کے ثبوت کے لیے یہی کہیں باہر سے کوئی شہادت فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے قلم سے ان ساری باتوں کا ثبوت فراہم کر دیا ہے پاسداری کے جذبے سے اوپر اٹھ کر مرزا جی کی یہ تحریریں پڑھیے۔ اپنے اقلے نعمت سرکار برطانیہ کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے مرزا جی کہتے ہیں:

میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔ (اشتہار مرزا جی مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۷) مرزا جی کا ایک اشتہار اور پڑھیے اپنے منعم کی۔ بے التفاتی کا شکوہ کتنی دردناک حیرت کے ساتھ نمایاں ہے۔

بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزرائی کی غرض سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے اسی گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ میری خدمات کا قدر کرے گی۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۷)

ساتھ سالہ جوبلی کے موقع پر مرزا جی نے ملکہ وکٹوریہ کو ایک نامہ عقیدت ارسال کیا تھا۔ اس کا جواب کوہلول نہ ہونے پر جذبہ شوق کی بے چینی ملاحظہ فرمائیے:-

اس عاجز کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت جو حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں ان اخلاص کا اتنا زہ کر سکوں۔

اس سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جس شخصیت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند (۱) اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصرہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درود و بشارت تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری

سرفرازی کا موجب ہوگا۔۔۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شہادت سے بھی ممنون نہیں کیا گیا۔

(ستارہ قیصرہ ص ۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا جی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ قادیانی مذہب کے ساتھ انگریزوں کا سرپرستانہ تعلق کیسا تھا اور نیاز مندی کے کس والہانہ جذبے کے ساتھ انہوں نے اپنی مصنوعی اور باطل نبوت کے فروغ کے لیے انگریزی حکومت کی کاسہ لیبی کی۔ اب چشم حیرت کھول کر عقیدہ ختم نبوت کے خلاف انگریزوں کی درپردہ سازش کی ایک دل ہلا دینے والی کہانی اور پڑھیے جس کا عنوان ہے۔

دیوبند اور قادیان

قادیان سے ایک مصنوعی پیغمبر کو کھڑا کرنے اور اس کی دعوت کو فروغ دینے کے لیے جہاں انگریزوں نے اپنے سرکاری وسائل کا استعمال کیا وہاں علمی اور فکری طور پر نئی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لیے دیوبندی اکابر کے علمی اور مذہبی اثرات سے بھی کام لیا۔ شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ کسی جدید نبوت کی راہ میں ختم نبوت کا یہ قرآنی عقیدہ ہمیشہ حائل رہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہو سکتا۔

اب نئی نبوت کی راہ میں قرآن کی طرف سے جو رکاوٹ کھڑی تھی اسے دور کرنے کے دو ہی راستے تھے یا تو قرآن کی اس آیت ہی کو بدل دیا جائے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صراحت کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی آخری نبی کے ہیں یا پھر خاتم النبیین کا لفظ جمل کاتوں رہنے دیا

جائے صرف اس کا مفہوم بدل دیا جائے۔

پہلا راستہ ممکن نہیں تھا کہ روئے زمین پر قرآن کے کروڑوں نسخے اور لاکھوں حفاظ موجود تھے، لفظ کی تحریف چھپائے نہیں چھپ سکتی تھی اس لیے معنوی تحریف کا راستہ اختیار کیا گیا اور طے پایا کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی جو عہد صحابہ سے لے کر آج تک ساری امت میں شائع اور ذائع ہے، اسے بدل دیا جائے اور اس لفظ کا کوئی ایسا معنی تلاش کیا جائے جو کسی نئے نبی کے آنے میں رکاوٹ نہ بنے چنانچہ راستے کا یہ پتھر ہٹانے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ میں اپنی طرف سے کوئی الزام عائد نہیں کر رہا ہوں بلکہ خود ایک قادیانی مصنف نے اپنی کتاب "افادات قاسمہ" میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ فقرہ بیان کیا ہے۔ یہ کتاب سالہا سال سے چھپ رہی ہے لیکن دیوبند سے اب تک اس کی کوئی ترمیم شائع نہیں ہوئی جس سے سمجھا جاتا کہ قادیانیوں کی طرف سے نانوتوی صاحب کے خلاف جھوٹا الزام عائد کیا گیا ہے۔

اب قادیانی مصنف ابو العطا جالندھری کی اس عبارت کی ایک ایک سطر خوب غور سے پڑھیے اور ذہن و فکر کے تہہ خانے میں اتر کر چھپی ہوئی سازشوں کا سراغ لگائیے۔

”یوں محسوس ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والا مجدد امام مہدی اور مسیح موعود بھی تھا اور اسے ”آمتی نبوت“ کے مقام سے سرفراز کیا جانے والا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت سے حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) کو خاتمیت محمدیہ کے اصل مفہوم کی وضاحت کے لیے رہنمائی فرمائی

اور آپ نے اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی نہایت دلکش تشریح فرمائی۔

بلاشبہ آپ کی کتاب "تخذیر الناس" اس موضوع پر خاص اہمیت رکھتی ہے۔ (افادات قاسمیہ مطبوعہ ربوہ پاکستان)

دیکھ رہے ہیں آپ ساحرانِ افرنگ کا یہ تماشا! کتنی خوبصورتی کے ساتھ ایک شرمناک سازش کو الہام کا رنگ دیا جا رہا ہے گویا یہ سارا اہتمام خدائے قدیر کی طرف سے تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت سے پہلے نانوتوی صاحب "تخذیر الناس" نام کی ایک کتاب لکھیں اور اس میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کا انکار کر کے ایک نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ ہموار کریں۔ نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب "تخذیر الناس" میں اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ "سانپ بھی مڑ جائے اور لالٹھی بھی نہ ٹوٹے" یعنی خاتم النبیین کے لفظ کا انکار بھی نہ ہو اور نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ بھی ہموار ہو جائے۔ تاکہ انگریزوں کا حق نمک بھی ادا ہو جائے اور مسلمانوں کو بھی دھوکے میں رکھ سکیں کہ ہم لوگ ختم نبوت کے منکر نہیں ہیں لیکن خدائے پاک جزائے خیر دے ان علمائے حق کو جنہوں نے تخذیر الناس کے فریب کا پردہ چاک کر کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک گہری سازش کو ہمیشہ کے لیے بے نقاب کر دیا۔

قارئینِ کرام! اگر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تخذیر الناس نامی کتاب میں کیا ہے، قادیانی مصنفین اس کی تعریف میں رطب اللسان کیوں ہیں اور اس کتاب کے ذریعہ نانوتوی صاحب نے نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ کس طرح ہموار کیا ہے تو ہر طرح کی مصیبت سے بالاتر ہو کر بخیریدگی کے ساتھ آنے والی بحث کا مطالعہ کریں۔ سازشوں کی یہ داستان بڑی لمبی اور پُر فریب ہے۔

قصہ تخذیر الناس کی پُر فریب سازش کا

بجائے اس کے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں آپ یہ پورا قصہ قادیانی مصنفین کی زبانی سنیں۔ تمہید کے طور پر ایک قادیانی مصنف اس قصے کا آغاز کرتا ہے:-

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی (یعنی قادیانی) ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ محض دھوکے اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔

قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَتْ مِصْرَ آدَمَ قَوْمًا يَتَجَالَلُكُمْ وَلَكِنْ تَسْتَوُونَ اللَّهُ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ (احزاب ع ۵۱) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی جو ان مرد کے باپ ہیں نہ آئندہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں پڑتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا

کیا ہے۔ (پیغام احمدیت ص ۱۱)

اس عبارت میں خط کشیدہ سطروں کو بھرا ایک بار غور سے پڑھیے کہ بحث کا یہی حقیقہ ساز شواہد کی بنیاد ہے۔ یہیں سے لفظ خاتم النبیین کے اس معنی کے انکار کا راستہ کھلتا ہے جو نئے نبی کی راہ میں حائل ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انھیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنی ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اُس معنی کا انکار کس نے کیا ہے۔ اتنی تفصیل کے بعد اب ہر طرف سے خالی الذہن ہو کر تحدیر الناس کے مصنف مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کارگزاریوں کے متعلق ایک قادیانی مصنف کا یہ بیان پڑھیے اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار کے سلسلے میں اصل مجرم کا سراغ لگائیے۔

تمام مسلمانوں فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیوں کہ قرآن مجید کی نصیحت دَلِّیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لفظ خاتم النبیین بطور مدح و فضیلت ذکر ہوا ہے۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں یقیناً اس کے معنی ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور مدح ثابت ہو۔

اسی بنا پر جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادراست قرار دیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم اور تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں دَلِّیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحدیر الناس ص ۱۱) (رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معنی ص ۱۱) شائع کردہ قادیان

آسان لفظوں میں نانوتوی صاحب کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی قرار دینا یہ نا سمجھ عوام کا خیال ہے جو کسی بھی طرح قابل التفات نہیں ہے۔ اہل فہم طبقہ اس لفظ کے معنی آخری نبی کے نہیں سمجھتا۔ کیونکہ زمانے کے اعتبار سے کسی کا پہلے ہونا یا آخر میں ہونا کچھ خاص مدح اور فضیلت کی چیز نہیں ہے۔ اس لفظ کے معنی آخری نبی قرار دینے میں چونکہ حضور کی کوئی خاص فضیلت نہیں نکلتی اس لیے یہ معنی اگر مراد لیا جائے تو مقام مدح میں دَلِّیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کا ذکر کرنا لغو ہو جائے گا۔

غور فرمائیے! ڈیڑھ ہزار برس کی لمبی مدت میں عہد صحابہ سے لے کر آج تک کتاب و سنت کی روشنی میں ساری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ کے معنی آخری نبی کے ہیں۔ اس لفظ سے اگر حضور کو آخری نبی نہ مانا جائے تو نئے نبی کی آمد کا راستہ کس ذیل سے بند کیا جاسکتا ہے۔

ساری امت میں نانوتوی صاحب وہ پچھلے شخص ہیں جنہوں نے انگریزوں کا حق نمک ادا کرتے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے سے انکار

کیا ہے تاکہ قادیان سے ایک نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔
نانوتوی صاحب کے حامیوں کا منہ بند کرنے کے لیے میں اس مسئلے میں ان ہی
کے گھر کی ایک مضبوط شہادت پیش کرتا ہوں۔ دیوبندی جماعت کے معتمد وکیل
مولوی منظور نعمانی اپنی کتاب "ایرانی انقلاب" میں تحریر فرماتے ہیں :-

یہ عقیدہ کہ ختم نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آ سکتا ہے، ان آیات قرآنی اور احادیث
متواترہ کی تکذیب ہے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔

(ایرانی انقلاب ص ۱۰)

یہ عبارت چیخ رہی ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا
وہ آیات قرآنی اور احادیث متواترہ کا انکار کرتا ہے اور دوسرے لفظوں میں
وہ نئے نبی کی آمد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہتے ہیں۔

یہی وہ گراں قدر خدمت ہے جس کے صلے میں قادیانی جماعت کی طرف
سے مولانا قاسم نانوتوی کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک قادیانی
مصنف لکھا ہے۔

جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک
پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی کے
حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔ (افادات تاسیہ ص ۱۰)

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شخص
اپنے کسی مخالف کے مسلک پر قائم رہنے کا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ پیچھے چلنے
کا پر خلوص جذبہ اسی شخص کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے جسے اپنا ہم سفر اور مقتدا

سمجھا جائے۔

ایک ہی تصویر کے دو رخ

پچھلے اوراق میں خاتم النبیین کے معنی کے سلسلے میں قادیانی مصنفین کی عبارتیں
آپ کی نظر سے گزر چکی ہیں اور مولانا قاسم نانوتوی کی وہ تحریر بھی آپ نے پڑھ لی
جسے اپنی حمایت و تائید میں قادیانی مصنف نے تحذیر الناس سے نقل کیا ہے اب
ان نتائج پر غور فرمائیے جو ان عبارتوں کے تجزیہ کے بعد سامنے آتے ہیں تاکہ
یہ حقیقت آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ دیوبند اور قادیان کے درمیان فکر اور
استدلال کی کتنی گہری یکسانیت ہے اور دیوبند صرف وہاں بیت ہی کا نہیں قادیانیت
کا بھی محسن اعظم ہے۔

① پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے
الفاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا یہ معاذ اللہ نا سمجھ عوام کا
شیوہ ہے۔ اُمت کا سمجھ دار طبقہ خاتم النبیین کے لفظ سے آخری نبی مراد نہیں
لیتا۔ ان ہی سمجھ دار لوگوں میں ایک سمجھ دار مولانا قاسم نانوتوی بھی ہیں۔

② دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النبیین کے اجماعی معنی کو مستح کر کے حضور کے
آخری نبی ہونے کا انکار سب سے پہلے مولانا قاسم نانوتوی نے کیا ہے۔ کیونکہ
قادیانیوں نے اگر انکار میں پل کیا ہوتا تو وہ ہرگز یہ اعلان نہ کرتے کہ لفظ خاتم النبیین
کے معنی کی تشریح کے سلسلے میں جماعت احمدیہ مولانا نانوتوی کے مسلک پر قائم ہے۔

③ تیسری بات یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے انکار کے سلسلے میں
مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں
پوری یکسانیت ہے۔

چنانچہ قادیانیوں کے یہاں بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کو مسخ کرنے کے لیے حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کا سہارا لیا گیا ہے اور نالوثی بھی مقام مدح کہہ کر آخری نبی کے معنی کے انکار کے لیے حضور کی عظمت شان ہی کو بنیاد بنا رہے ہیں۔

وہاں بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضور کو آخری نبی سمجھنا یہی عام مسلمانوں میں رائج ہے اور یہاں بھی کہا جا رہا ہے کہ یہ معنی عوام کے خیال میں اتنی عظیم مطالبات کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے۔ دنیا سے انصاف اگر رخصت نہیں ہو گیا تو اب اس انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں یا ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں کوئی پہنچ گیا ہے۔ کوئی رہ گزر میں ہے۔

پس خاتم النبیین یعنی آخری نبی کے انکار کی بنیاد پر اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسی انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

شاید صفائی میں کوئی یہ کہے کہ قادیانی جماعت کے لوگ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عملاً ایک نیا نبی مان چکے ہیں اس لیے انھیں منکر ختم نبوت کہنا واقعہ کے عین مطابق ہے۔ میں جواباً عرض کروں گا کہ عقیدے کی حد تک یہی مسلک تو دیوبندی جماعت کا بھی ہے جیسا کہ ان کی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہوا ہے۔ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جیسا کہ آپ کا خاتم ہونا بدستور قائم رہتا ہے۔

(تحذیر الناس ص ۱۳)

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ (ص ۱۴)

غور فرمائیے جب دیوبندی جماعت کے یہاں بھی بغیر کسی قیامت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے تو قادیانیوں کا اس سے زیادہ اور قصور ہی کیا ہے کہ جو چیز اہل دیوبند کے یہاں جائز و ممکن تھی اسے انھوں نے واقع کر لیا۔ اصل کفر تو نئے نبی کے جواز و امکان سے والبتہ محتاج جیب وہی کفر نہ رہا تو اب کسی نئے مدعی نبوت کو اپنے دعوے سے باز کرنے کا ہمارے پاس ذریعہ کیا رہا۔

کیوں کہ اس راہ میں عقیدے کی جو سب سے مضبوط دیوار حائل تھی وہ کسی تھی کہ قرآن و حدیث کی نصوص اور اجماع اُمت کی روشنی میں چونکہ حضور آخری نبی ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب دیوبندی جماعت کے نزدیک حضور آخری نبی بھی نہیں ہیں اور کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں بھی کوئی فرق نہیں آ سکتا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ اب آخر کس بنیاد پر کسی نئے مدعی نبوت کو اپنے دعوے سے باز رکھا جائے گا اور کس دلیل سے کسی نئے نبی پر ایمان لانا کفر قرار پائے گا۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ بنیادی سوال کے لحاظ سے دیوبندی جماعت اور قادیانی جماعت کے درمیان قطعاً کوئی جوہری فرق نہیں ہے۔

میری اس مدلل رائے سے اگر دیوبندی مذہب کے علماء کو اختلاف ہو تو وہ کھلے بندوں یہ اعلان کر دیں کہ تحذیر الناس ان کی کتاب نہیں ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تحذیر الناس میں کتاب و سنت اور اجماع اُمت سے ثابت شدہ

جن دو بنیادی عقیدوں کا انکار کیا گیا ہے اور جس کے نتیجے میں حضور خاتمِ پیغمبر اہل صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس کے خلاف فتوے کی زبان میں اپنی مذہبی سبیراری کا صاف صاف اعلان کریں۔ واضح رہے کہ ان کے دو بنیادی عقیدے جن کا تحذیر الناس میں انکار کیا گیا ہے یہ ہیں :

پہلا عقیدہ — خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں۔

دوسرا عقیدہ — کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور کی خاتمت باقی نہیں رہ سکتی۔

لیکن مجھے یقین ہے کہ دیوبندی علماء تحذیر الناس کے خلاف یہ اعلان نہیں کریں گے۔ کیونکہ انھوں نے اسلام کے ان دو بنیادی عقیدوں کو اب تک تسلیم ہی نہیں کیا ہے۔ بہر حال کوئی وجہ بھی ہو اگر وہ ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو اسلامی دنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام دیوبندی جماعت پر بھی عائد کیا جائے گا۔

ختم نبوت کا انکار وراثت میں

عقیدہ ختم نبوت کے انکار کا جو سنگ بنیاد مولانا قاسم نانوتوی نے رکھا تھا، اسے بعد کے آنے والوں نے صرف محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ اس پر عمارت بھی کھڑی کر دی۔ اس سلسلے میں قاری طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم کی کارگزاری خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انھوں نے اپنے دادا جان کے اس نظریہ کی تبلیغ و اشاعت میں ایسے ایسے گل بوٹے کھلائے ہیں کہ سرپیٹ لے کر جی چاہتا ہے۔

نمونے کے طور پر ان کی تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے جسے مقتیان دیوبند نے انکشاف نامی کتاب میں نقل کیا ہے فرماتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم امکاں میں سرچشمہ علوم و کمالات ہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں بھی فیض ہیں خاتم النبیین کی امت کا۔ درحقیقت حقیقی نبی آپ ہیں۔ آپ کی نبوت کے فیض سے انبیاء بنتے چلے گئے۔

(انکشاف مطبوعہ دیوبند ص ۲۶۴)

جب حقیقی نبی آپ ہیں تو ظاہر ہے کہ دوسرے انبیاء مجازی اور ظلی نبی ہوں گے۔ یہی وہ فارمولا ہے جسے مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی نبی، بروزی نبی اور امتی نبی کے نام سے اپنے لیے ایجاد کیا ہے۔

تقریر کے علاوہ "آفتاب نبوت" کے نام سے اسی عنوان پر انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جو پاکستان سے شائع ہوئی ہے اس میں ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں :

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو فرد آپ کے سامنے آگیا، نبی ہو گیا۔"

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

اس عبارت پر مدیر تعلیمی آنجنہانی مولانا عامر عثمانی کا یہ تبصرہ ملاحظہ فرمائیے :

یہ تبصرہ نہیں ہے بلکہ دیوبندی جماعت کی لپیٹ پر قہر الہی کا ایک عبرت ناک نازبانہ ہے۔ تحریر فرماتے ہیں :

قادیانیوں کو اس سے استدلال ملا کہ روح محمدی تو بہر حال فنا نہیں ہوئی وہ آج بھی کہیں نہ کہیں موجود ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ پہلے اس نے

ہزاروں انسانوں کو نبوت بخشی تو اب نہ بخشے۔

(تجلی دیوبند نقد و نظر نمبر ۷۷)

اب اسی کے ساتھ تجلی کے حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ پڑھ لیجئے تاکہ یہ حقیقت بالکل کھل کر سامنے آجائے کہ مہتمم صاحب نے آقا نبوت لکھ کر درپردہ کس کا حق نمک ادا کیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین پڑھا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی "نبی تراش" ہے اور یہ قوت قدسی کسی اور کو نہیں ملی۔

(حقیقۃ الوحی بحوالہ تجلی نقد و نظر نمبر ۷۷)

اب عین دوپہر کے اچالے میں مہتمم صاحب کا اصل چہرہ دیکھنا چاہئے تو مہتمم صاحب موصوف اور مرزا صاحب دونوں کی تحریروں کو ایک جگہ رکھ کر رکھ کر مدبر تجلی کا یہ دھماکہ خیز بیان پڑھیے۔

حضرت مہتمم صاحب نے حضور کو "نبوت بخش" کہا تھا مرزا صاحب "نبی تراش" کہہ رہے ہیں۔ حرفوں کا فرق ہے معنی کا نہیں!

(تجلی نقد و نظر نمبر ۷۷)

کیا سمجھے آپ؟ دراصل کہنا یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے بلکہ آج بھی حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہ نبوت کی استعداد رکھنے والے کسی شخص پر پڑ جائے تو نبی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح مہتمم صاحب بھی حضور کو "نبوت بخش" کہہ کر بالکل اسی

عقیدے کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ الفاظ و بیان میں فرق ہو سکتا ہے لیکن مدعا دونوں کا ایک ہے۔

واضح رہے کہ مدبر تجلی کا یہ تبصرہ الزام نہیں، بلکہ عین امر واقعہ ہے۔ کیونکہ دونوں کے انداز فکر میں اتنی عظیم مطابقت ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی خط فاصل نہیں کھینچا جاسکتا۔ مثال کے طور پر مرزا صاحب نے اپنے دعوائے نبوت کے جواز میں مجازی، ظنی اور امتی نبی کا ایک نیا فارمولہ تیار کیا تھا اور مہتمم صاحب کی تقریر کا جو اقتباس مفتیان دیوبند نے انکشاف نامی کتاب میں پیش کیا ہے، اس میں مہتمم صاحب نے بھی اسی فارمولے کی زبان استعمال کی ہے جیسا کہ ان کی تقریر کا ایک فقرہ نقل کیا گیا ہے۔

درحقیقت حقیقی نبی آپ ہی۔ آپ کی نبوت کے فیض سے انبیاء بنتے چلے گئے۔

غلط جذبہ پاسداری سے بالاتر ہو کر انصاف کیجئے کہ یہ بالکل مرزا صاحب کی زبان ہے یا نہیں؟

"درحقیقت حقیقی نبی آپ ہی" کا مدعا سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوا دوسرے تمام انبیاء مجازی اور ظنی ہی ہیں۔ یہی مرزا صاحب کے بار بار کہا ہے اور یہی بات مہتمم صاحب فرما رہے ہیں۔ دونوں کے درمیان لفظوں کا فرق ہو سکتا ہے، معنی کا نہیں۔

"آپ کی نبوت کے فیض سے انبیاء بنتے چلے گئے" یہ فقرہ بھی قادیانیوں کے اس دعوے کو تقویت پہنچاتا ہے کہ جب آپ کی نبوت کے فیض سے پہلے ہی انبیاء بنتے رہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب یہ سلسلہ بند ہو جائے۔

تصویر کا رخ زیا

مدرسہ دیوبند کے سربراہوں کے ذریعے قادیانی مذہب کو کتنی تقویت ملی، اُسے بھڑکنے پھیلنے کے کتنے مواقع میسر آئے اور ذہن کی فضا سازگار بنانے کے کیسے کیسے ایمان سوز نوشتے ہاتھ آئے، اس کی قدرے تفصیل پچھلے اوراق میں آپ کی نگاہ سے گزر چکی، اب بریلی کے مرکز رشد و ہدایت کا بھی ایک جلوہ ملاحظہ فرمائیے۔

وہ تاج برطانیہ جس کی حدود مملکت میں سورج نہیں غروب ہوتا تھا، نہ وہ بریلی کا قلم خرید سکا، نہ اس فتنے کی سرکوبی کے سلسلے میں حکومت کی سطوت و جبروت کا کوئی خطرہ وہاں حائل ہو سکا۔ ادھر فتنہ نے جنم لیا اور ادھر سرخیل کاروان سنت، مجددین و ملت حضرت امام احمد رضا کے قلم کی تلوار بے نیام ہو گئی۔ یہ پوری کہانی مولانا ابوالحسن علی ندوی کی زبانی سنیے کہ اسے دوست کا نہیں دشمن کا اعتراف کہا جائے گا۔

موصوف اپنے پیرو مرشد شاہ عبدالقادر رائے پوری کا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

حضرت نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اٰیٰتِ کَلِّ دُعَاۤیْکَ الْاٰتِیٰ فِیْ مَشْرِکِیْکَ (میں تمہاری ہر دعا قبول کروں گا۔ سو ان دعاؤں کے جو تمہارے شرک و داروں کے بارے میں ہوں۔

حضرت نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے

کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے اس لیے آپ میری ہدایت اور شہرہ صدر کے لیے دعا کریں۔ وہاں سے بھی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب ملا کہ تمہارا خط پہنچا، تمہارے لیے خوب دعا کرانی گئی۔ تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانے میں ایک پسیمہ کا کارڈ تھا۔ میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ایک دفعہ مرزا یوں کی کتابیں منگوائی تھیں اس غرض سے کہ ان کی زبردی کریں گے۔ میں نے بھی دیکھیں قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچے ہیں۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۵۵۵-۵۵۶)

(مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندوی)

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ کچھ دنوں شاہ عبدالقادر صاحب اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بھی تھے لیکن دین میں اعلیٰ حضرت کی سختی انھیں پسند نہیں آئی اور وہ دوسری جگہ چلے گئے۔

اس عبارت میں ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے پیرو مرشد کا کردار ملاحظہ فرمائیے کہ ایک کذاب مدعی نبوت کے ساتھ کتنی خوش عقیدگی ہے اور دوسری طرف اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے ایمان و یقین کی بصیرت حق کا عرفان اور باطل شکنی کا حوصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ دشمن سے لڑنے کے لیے ہتھیار جمع کر رہے ہیں۔